بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علے رسولہ الکریم

قادیان ۱۱- اگست ۹۹ء

میرا چوتھا خط

اخوانی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بہت دنون سے ایک اخلاقی نقص نے میری توجہ اپنی طرف پھیر رکھی ہے مین چاہتا ہون کہ اس کی اصلاح کی نسبت چند باتین لکھون شاید کسیکو فائدہ ہو جائے -

بہت سے خطوط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت مین دعا کے لئے آتے ہین اور جواب مین لکھا جاتا ہے کہ دعا کی گئی - اور یہ واقعی امر ہے کہ حضرت موعود علیہ السلام دعا کی ہر درخواست پر توجہ کرتے ہین تھوڑے دنون کے بعد بعض لکھتے ہین مدکچہ فائدہ نہین ہوا اور وہ حال سے خالی نہین یا تو آپ نے دعا نہین کی یا اگر کی ہے تو توجہ سے نہین کی " یہ ایسی خطرناک ٹھوکر ہے کہ اس کا نتیجہ آخر کار منہ کے بل گرنا ہوتا ہے - مین نے ایکدن اسبارہ مین عرض کیا فرمایا سخت ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ دعا کے مضمون پر پھر قلم اٹھایا جائے اور پہلے مضمون کافی ثابت نہین ہوے - فرمایا دعا نہایت نازک امر ہے - اس کے لئے شرط ہے کہ مستدعی اور داعی مین ایسا رابطہ مستحکم ہو جائے کہ اسکا درد اس کا درد ہو جائے اور اس کی خوشی اس کی خوشی ہو جائے جسطرح شیرخوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا اور اس کی چھاتیون مین دودھ اتر آتا ہے ویسے ہی مستدعی کی حالت زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقت اور عقد ہمت بنجائے - فرمایا اصل بات یہ ہے کہ یہ سب امور خدا تعالی کی موہبت مین اکتساب کو انہین دخل نہین - توجہ اور رقت بھی خدا کے ہان سے نازل ہوتی ہے جب خدا چاہتا ہے کہ کسی کے لئے کامیابی کی راہ نکال دے - مگر سلسلہ اسباب مین ضروری ہوتا ہے کہ داعی کو کوئی محرک شدید جنبش دینے والا ہو - اس کی تدبیر بجز اس کے نہین کہ مستدعی اپنی حالت ایسی بنائے کہ اضطرارا داعی کو اس کی طرف توجہ ہو جائے - فرمایا کہ جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی اور جسے دیکھکر مین دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہون وہ ایک ہی بات ہے کہ مین کسی شخصکو معلوم کر لون کہ یہ خدمت دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا کے لئے خدا کے رسول کے لئے خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندون کے لئے نافع ہے - ایسے شخصکو جو درد والم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے فرمایا ہمارے دوستون کو چاہئے کہ اپنے اپنے دلونمین خدمت دین کی نیت

باندہ لین جس طرز اور رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے - پھر فرمایا مین سچ سچ کہتا ہون کہ خدا تعالے کے نزدیک قدر و منزلت اُس شخص کی ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے ورنہ وہ کچھ پروا نہین کرتا کہ لوگ کتون اور بھیڑون کی موت مرجاوین مجھے جہان تک تجربہ کیا ہے اور خدا تعالے کے کلام سے بھی وہی مستنبط ہوتا ہے قبول دعا کے لئے اور کسی مرد خدا کے دل مین دعا کی تحریک پیدا کرنے کے لئے ایک ہی گر ہے اور وہ اضطرار ہے - خدا تعالے فرماتا ہے أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ

یہ آیت صاف بتاتی ہے کہ مضطر کی دعا سنی جاتی ہے - درحقیقت جیسے اس سلسلہ اسباب مین ہر سبب کے لئے ایک مناسب ہے ویسی ہی استجابت دعا کے لئے انسان کے اندر حالت اضطرار کا پیدا ہونا ہے جب انسان کی حالت اُس نقطہ تک پہنچ جاتی ہے لا محالہ قبولیت اسکا استقبال کرتی ہے - مین اعتراف کرتا ہون کہ یہ حالت بھی موہبت الٰہی ہے مگر جیسے ہر شئے کے حصول کے لئے کسی مشروط ہے اس کے لئے بھی کچھ اسباب ہین اُن کے اکٹھا کرنے کی فکر کرنا فائدہ طلب انسان کو ضروری ہے - سب سے بڑا سبب وہ ہے جو خدا کی کتاب فرماتی ہے

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝

یعنی مین قریب ہون اور داعی کی پکار سنتا ہون مگر داعی کو چاہیے کہ قبول دعا کی شرائط اپنے اندر پیدا کرے اور پھر میری ذات اور میری صفات اور میرے اقتدار پر پورا بھروسا رکھے اور بدظنی اور بے صبری اور عجلت کو دل مین جگہ نہ دے اور بہت جلد ملول نہ ہو جائے جب اسکو کامیابی اور قبولیت کی راہ ملیگی - میرے نزدیک اُن شرائط کو

حصول اور اسباب معینہ معلومہ کے جمع آوری کا نشان کسی شخص مین یہ ہے کہ اسکو خدا تعالے سے توفیق ملجائے کہ وہ خلیفۃ اللہ لسان اللہ (علیہ السلام) کے زیر نظر رہے یہان تک کہ خود خداوند کریم اس داعی کی توجہ اس کی طرف پھیر دے مگر اس کے لئے بھی ازبس ضروری ہے کہ اس کے قلب کے کسی گوشہ مین استبعاد اور سوء ظن اور بے صبری کا شائبہ نہ ہو اور ہر حال مین ایک لذیذ یقین اور قوی رجا اور کامل حسن ظن اس کے رفیق ہون آہ آہ کہتے ہین اور الفاظ مین یہ بات کسقدر آسان ہے اور کیسے مختصر الفاظ مین طے ہوگئی مگر درحقیقت ایسی حالت کا پیدا ہونا اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گذرنا ہے ہان جسے خدا چاہے اُسے یہ نعمت مل سکتی ہے فللہ الحجۃ البالغۃ والیہ یرجع الامر کلہ -

افسوس جہان قوم سے اور خوبیان دور ہوگئی ہین اور رذائل نے اُن کی جگہ لے لی ہے - حسن ظن اور استقامت کی جگہ سوء ظن اور بے صبری اور ملالت نے لے لی ہے - کوئی کہتا ہے مینے اتنے دن دعا کی اور آپ کے ارشاد کے موافق اتنے روز استغفار بھی پڑھا اور درود شریف بھی پڑھا اور یاحی یاقیوم برحمتک استغیث بھی پڑھتا رہا مگر خاک بھی کام نہین ہوا - کوئی کہتا ہے کہ ہماری خدا سنتا ہی کب ہے - ہم اس قابل ہی نہین کہ ہماری آواز ہر تک پہنچ سکے اور جو ہم اس قابل ہوتی تو آپ کو تکلیف ہی کیون دیتے - یہ سب شیطانی وسوسے اور خدا تعالے کے کلام کے خلاف ہین - خدا تعالے نے عبادی کے لفظ سے وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي مین کل بندون کو قبول دعا کی بشارت دی ہے ہان اسمین شک نہین کہ اُس کا بندہ ہونا اور شیطان کی غلامی سے نکلنا شرط ہے

بدنصیب ہے وہ جو کسی مقصد کے حصول کی شرائط و اسباب تو اکٹھے نہین کرتا اور حسرمان مقصود سے زار نالے کرتا اور آخر خدا اور اس کے بندون سے بھی نزدد مین پڑ جاتا ہے -

میری قوم - میرے دوستو مین چلا چلا کر کہتا ہون کہ تم مین بہتیرے اس مرض مین گرفتار ہین اور یہ بڑا خطرناک مرض ہے اور یقینا مہلک مرض ہے حضرت اقدس ایک روز فرماتے تھے کہ دو دوستون مین دوستی اُسی صورت مین نبھ سکتی ہے کہ کبھی وہ اس کی مان لے اور کبھی یہ اس کی - اگر ایک سدا اپنی ہی منوانے کے درپے ہوجائے تو معاملہ بگڑ جاتا ہے یہی حال خدا اور بندہ کے رابطہ کا ہونا چاہیے کبھی اللہ تعالے اس کی سن لے اور اس پر فضل کے دروازے کھولدے اور کبھی بندہ اُس کی قضا و قدر پر راضی ہو جائے حقیقت یہ ہے کہ حق خدا تعالے کا ہی ہے کہ وہ بندون پر امتحان ڈالے اور یہ امتحان اُس کی طرف سے انسان کے فوائد کے لئے ہوتے ہین - اسکا قانون قدرت ایسا ہی واقع ہوا ہے کہ امتحان کے بعد جو اچھے نکلین انھین اپنے فضلون کا وارث بناتا ہے -

ہماری پیاری مان ہاجرہ صلوات اللہ علیہا و برکاتہ کیا فاران کے وادی غیر ذی زرع مین ایک شیر خوار بچہ کے ساتھ اکیلی اس لئے چھوڑی گئی تھین کہ ہلاک ہوجاوین نہین وہی امتحان اُن کے لئے کیسی برکت کا موجب ہوا کہ اُن کا بیٹا اسمعیل صلوات اللہ علیہ و سلامہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا باپ ہوا اور یہ امتحان اُن کا قیامت تک مومنین کے لئے اُسوہ قرار پایا - ابو الانبیاء سیدنا ابراھیم صلوات اللہ علیہ و سلامہ کی نسبت خدا تعالے فرماتا ہے -

وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي

جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا۔

کیا یہ نمونے اور سچے نمونے یہ حیثیت نہین رکھتے کہ ایک مسلمان کی پشت ایمان کو قوی کردین اور جزع و فزع اور ہر ایک قسم کی بیقراری و ناشکیبائی سے بچالین۔ ہمین جو مسلمان ہین۔ انبیاء علیہم السلام کی دعائین قرآن کریم مین اور خدا کا اُنہین قبول فرمانا اور نبیون کا اپنے اعمال سے اس کا ثبوت دینا کہ وہ خدا کی قبول دعا کے بھروسے پر کیسے کیسے اعمال شاقہ بجالانے پر قادر ہین کافی سبق دیتا ہی کہ نبیون جیسے ایمان کو ساتھ لے کر اور اُس نور بصیرت کی مدد سے دعا مانگا کرین۔ اور اُسی طرح کامل بھروسا خداتعالے کے وعدون پر رکہین پھر گو ہر مراد کا دامن مین پڑنا کوئی بعید امر نہین۔

کنعان کے فرقت زدہ باپ نے باوجود اتنی دراز جدائی کے پھر کس قوت قلب سے اپنے مسافر بیٹون سے کہا

یَا بَنِیَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِن يُوسُفَ وَاَخِيهِ وَلَا تَايْئَسُوا مِن رَّوْحِ اللهِ اِنَّهُ لَا يَايْئَسُ مِن رَّوْحِ اللهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ٥

غرض بڑی بدبختی ہے کہ ایک شخص دعا کرتا ہے اور اندر ہی اندر کوئی اُسے کہتا ہے کہ کہان منظور ہوگی۔ تیرے ایسے بخت کہان کہ خدا اُسے سُنے۔ یہی استبعاد ہے جو اس راہ کا رہزن غول ہے اور یہی مغوی ہے جو آخرکار رہرین کے بے آب وگیاہ بیابان مین سرگردان کردیتا ہے۔ بدنصیب ہے وہ جو اپنے خدا کو امتحان مین ڈالتا ہے اور دل مین قرار دے لیتا ہے کہ میری من مانی مرادین اگر وہ پوری کردی تو مین اُسے خدا مانون گا۔ احمق خدا پر احسان کرتا ہے گویا اس کے اقرار کے سوا اُس کی خدائی کی کل چل سکتی ہی نہین۔

مجھے یاد ہے کہ کشمیر مین ایک شیخ قانون گو رئیس کے ڈیرہ پر مین اور میرے مخدوم مولوی نور الدین صاحب بیٹھے تھے اس کا ایک ہی بیٹا تھا اور وہ سخت بیمار تھا۔ بڑی جوش سے اُس نے مولوی صاحب سے کہا اگر یہ میرا بیٹا مرگیا تو مین خدا کو کبھی نہ مانون گا۔ بیٹے بحمد اللہ اُس گھڑی سے پھر اُس کا بال تک نہ بیکا بدقسمت تھوڑے دنون کے بعد خود ہی لقمہ نہنگ اجل ہوگیا اور بیٹا اب تک جیتا ہے۔

مینے تجربہ کیا ہے کہ شرطی ایمان والے ہمیشہ ٹھوکر کے سزاوار رہتے ہین اس راہ مین ٹھوکرون کا کھانا اور زلزلون کا آنا ضروری ہے۔ جو یہ چاہتا ہے کہ اس سلسلہ مین داخل ہوکر آرام و تنعم سے زندگی بسر کرے اور کوئی ناملائم امر اُسے پیش نہ آئے وہ غلطی پر ہے ابھی تھوڑے روز ہوئے ایک شخص حضرت مسیح علیہ السلام کی خدمت مین لکھتا ہے کہ یا حضرت کیا سبب ہے کہ مین آپ کا مرید ہوکر ایسی مصیبتون مین گرفتار ہون اور لوگ مجھ طعنے دیتے ہین کہ وہ مسیح کیسے ہین جو تمھاری مصیبت کو ٹال نہین سکتے۔ ایسی ہی ایک اور واقعہ ہوا ہمارے ایک دوست ڈاکٹر صاحب کسی ابتلا مین گرفتار ہین۔ اس سے پہلے ضلع راولپنڈی کے ایک گدی نشین سے اُن کا کوئی پیوند تھا۔ گستاخ گدی نشین اور خدا کی سنتون سے ناواقف آدم زاد اس کی نسبت ایکروز کہتا ہے کہ مرزا سے تو کچھ بن نہین پڑا کہ اس کی تکلیفون کو دور کرسکتا۔ اگر وہ میرے پاس آجائے اور مجھسے بیعت کرے تو مین اُسے اس ورطہ سے نکال دون گا۔

اللہ اللہ! مسرف خدا کی صفات سے ناواقف بشریت کی حدود سے باہر پاؤن نکالنے کی جرأت کرنے والے! کیا یہ لوگ نہین جانتے کہ مامورین اور اہل اللہ اس لئے تو نہین آتے کہ خداتعالے کی قضاء و قدر کے نظام کو باطل کردین۔ کیا ہمارے سید و مولے خاتم النبین صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مین حوادث آسمانی کی راہین زمین پر بند ہوگئین اور صحابہ سے قضاء و قدر کے نافذ کرنیوالے فرشتون نے مصالحت کرلی تھی۔ اہل اللہ پر سب سے زیادہ امتحان اور مصائب نازل ہوتے ہین اس لئے کہ وہ مخلوقات کے لئے خدا کی قضاء و قدر سے پوری موافقت و صلح کرنے کے باب مین نمونے ٹھہر جائین۔ چونکہ نظام الٰہی نے حکمت سے ایسا ہی چاہا کہ یہ دار الابتلا طرح طرح کی آفات کا عرضہ بنا رہے اور صفات الٰہی کا یہ بھی تقاضا ہے کہ خدا صبر اور رضاء بالقضاء سے بہت پیار کرتا اور بڑے بڑے انعام صابرین و محتسبین پر نازل فرماتا ہے اور ناشکیبائی سے اُسے بغض ہے اسلئے ضروری تھا کہ وہ ایسی قوی دل مضبوط ایمان والی قوم کو چن لیتا جو اس راہ مین کامل اُسوہ بنتے۔

یہ خدا کا اٹل قانون قدرت ہے مصائب اور فتن اور آلام و اسقام اس عالم کی فطرت مین مجبر کئے گئے ہین۔ انکا بڑا علاج وہی ہے جو انبیاء علیہم السلام کے مطب مین پایا جاتا ہے اور وہ ہے قضاء و قدر سے پوری صلح کرلینا۔

یورپ مین خودکشی کا مبارس لئے بڑھ گیا ہے کہ وہان اُن کے سر پر زندہ خدا نہین اُن کے ہاتھ مین زندہ کتاب نہین پھانسی ملتے وا از مردہ انسان بناوئی خدا۔ اپنے ہاتھون کے بنائے ہوئے بت اپنے مُنہ سے بولے ہوئے الفاظ سے کوئی کیا دل لگائے اور اُس سے اُمید کیا کیے۔ خدا کی زندہ کتاب کہتی ہے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥

یعنی مومنون کا نشان یہ ہے کہ ایمان باللہ کے تحقق کے بعد انھین حزن اور خوف نہین رہتا۔

کیسی افسوس اور رونیکی بات ہے اگر کوئی اسلام کا حی قیوم خدا اور قرآن جیسی زندہ بابرکات کتاب اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کامل نمونہ اور حضرت مسیح موعود جیسا امام حق رکھتا ہو اور پھر اُس کے دل مین یاس جگہ لے سکے۔ مجھے بڑا ہی پیارا لگتا ہے اپنے سید و مولیٰ محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک قول اور فعل کہ آپ نے فرمایا کہ مین خودکشی کرنے والے کا جنازہ نہین پڑھونگا۔ اور نہین پڑھا۔ خدا پر بھروسا کرنے اور کبھی بھی کسی حال مین مایوس نہ ہونے کا کیسا نمونہ ہے۔ اللھم صلّ علی محمد و علی اٰل محمد۔ خدا پر بدظنی کرنے والا دل چھوٹی خودکشی کرتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ قریب ہو جاتا ہے کہ یہ بدعادت اُسے بڑی ملعون پھانسی تک پہنچا دے۔

دعا کے معاملہ مین مینے دیکھا ہے کہ ہمارے حضرت امام صادق کی عادت ہے کہ اگر کوئی دینی مصیبت مین گرفتار ہو تو آہ و اوکا ان مین پڑتے ہی بے اختیار ہو جاتے اور پوری رقت اور عقد ہمت اپنے اندر پاتے مین۔ اسکو یون سمجھو کہ اس انسان کامل کو دین سے ایسا ہی پیار ہے کہ ہمہ تن دین ہی دین ہے یا یون اسے تعبیر کرو کہ خدا تعالیٰ کی توجہ محض دین ہی کے امور کیطرف اور اُس کا محبوب دین ہی ہے کہ وہ دین کے لئے دعا کو ضرور سنتا ہے۔ غرض حضرت اقدس کی توجہ اشرف دینی امور کی طرف ایسی متوجہ پاتا ہون کہ دنیا اور اُس کے امور اُن کی پاک اور بلند نگاہ مین رستہ کے تنکے سے زیادہ خسیس ہین۔ میرے سامنے کی بات ہے ایک نوجوان نے آپ کی حضور مین دنیا کی مصائب کی کہانی شروع کی اور طرح طرح کے ہم و غم بیان کئے۔ آپ نے بہت سمجھایا کہ ہمہ تن ان امور مین کھویا جانا خسارت آخرت کا موجب ہوتا ہے اس قدر جزع فزع مومن کو نہین چاہئے آخر وہ زور زور سے رونے لگا۔ حضرت اقدس باوجود جبلی رحم و کرم اور نہایت ہی رقیق طبیعت ہونے کے ایسے خفا ہوئے کہ مین حیران ہو گیا۔ اُسے کہا بس کرو مین ایسے رونے کو جہنم کا موجب جانتا ہون میرے نزدیک جو آنسو دنیا کے ہم و غم مین گرائے جاتے ہین وہ آگ ہین جو بہانے والے کو ہی جلا دیتے مین میرا دل سخت ہو جاتا ہے ایسے شخص کے حال کو دیکھ کر جو ایسی جیفہ کی تڑپ مین کڑھتا ہے۔

ایک روز مین حضور اقدس کی خدمت مین اندر بیٹھا تھا۔ خدا تعالے پر توکل کی بات چل پڑی۔ حضور اقدس نے فرمایا۔ مین اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہون جیسے سخت حبس ہوتا اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے لوگ وثوق سے امید کرتے مین کہ اب بارش ہوگی ایسا ہی جب اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہون تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے جو ذوق و سرور خدا تعالے پر توکل کا اُس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے مین اس کی کیفیت بیان نہین کر سکتا اور وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو۔

اور فرمایا ان دنون مین جب کہ دنیوی مقدمات کی وجہ سے والد صاحب اور بھائی صاحب طرح طرح کے ہموم و غموم مین مبتلا رہتے تھے وہ بسا اوقات میری حالت دیکھ کر رشک کھاتے اور فرماتے تھے کہ یہ بڑا ہی خوش نصیب آدمی ہے اس کے نزدیک کوئی غم نہین آتا۔

برادران دعا کے مضمون مین حضرت اقدس کے یہ کلمات طیبات مینے اسلئے لکھے ہین کہ واقف و ناواقف جانین کہ اس سے افضل وہ کسکو دنیا مین پا سکتے ہین۔ اور ہمین اپنی رفتار زندگی مین اگر ایسے ہادی و قائد کی ضرورت نہین تو اور کس کی ہے

غرض بھائیو کبھی نفس و شیطان کے دھوکے سے مطمئن نہ بیٹھو جب تک اپنے اندر خالص ایمان کی چمک نہ دیکھو جس مین کسی دنیوی غرض کی آمیزش نہو خدا تعالے کے فرستادون کا کام ہے صراط مستقیم دکھا دینا اپنے قول سے اپنے فعل سے اور اس راہ کی ٹھوکرون سے واقف کرنا۔ یہ کہان سے معلوم ہوا ہی کہ اولیاء اللہ کا کام ہے کہ اُن کے متوسلین و خدام پر آسمان سے جو قضاء و قدر نازل ہوتی ہین وہ انھین ٹال دیا کرتے ہین اور نعوذ باللہ خدا اُن کے کسی منتر جنتر یا کسی عمل یا کسی وظیفہ کا مسخر و منقاد ہوتا ہے کہ جو چاہین اور جب چاہین اُس سے کرا لین۔ یہ مشرکانہ عقائد ہین جو خدا تعالے کی صفات کاملہ کی عدم واقفیت سے دنیا مین پھیلے ہین۔ افسوس بہت سا حصہ مسلمانون کا مشرکین اور کفار کی تقلید پر اپنی بزرگون کی نسبت ایسا ہی خیال کرتا ہے اور اس بنا پر مین دیکھتا ہون کہ اکثر خطوط مین حضرت مسیح علیہ السلام سے اسی قسم کی درخواستین کیجاتی ہین اور بہتیرے ان مین ایسے ہین جو اس سلسلہ مین داخل ہین کاش وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پڑھین اور قرآن کریم مین تدبر کرین۔

اب مین اس سلسلہ کو اسجگہ بس کرتا ہون اور اگر ضرورت ہوئی اور خدا نے میرا سینہ اور زیادہ منشرح کیا تو پھر کبھی اسپر لکھونگا۔

ایک اور بڑی عظیم الشان بات جسکی طرف مین اپنے دوستون کو توجہ دلانا چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے الفاظ و عقائد کی نسبت محاسبہ کیا کرین جو وہ حضرت اقدس امام صادق علیہ السلام کی نسبت مُنہ سے نکالتے اور دل مین رکھتے ہین۔ یہ مقام سراسر ادب ہی اور ادب ہی سے انسان فلاح پاتا ہے جو مقام

ومنزلت خدا تعالےٰ نے کسیکا مقرر فرمایا ہے وہ درحقیقت توقیفی ہے دوسرے کسی شخص کا اختیار نہین کہ اُس پر زیادت کرے یا اُس کے نقص پر زبان کھولے نصاریٰ نے حضرت ابن مریم علیہ السلام کی نسبت اطرا کرکے کیا پھل پایا ہے جو اس مسلک پر چلنے والا آیندہ توقع رکھ سکتا ہے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ ہمارے ایک دوست نے جو حضرت امام کی محبت مین فنا شدہ ہین آپ کی خدمت مین عرض کیا کہ کیون نہ ہم آپ کو مدارج مین شیخین سے افضل سمجھا کرین اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب مانین۔ اللہ اللہ! اسبات کو سُنکر حضرت اقدس کا رنگ اُڑ گیا اور آپ کے سراپا پہ عجیب اضطراب و بیتابی مستولی ہوگئی مین خدائے غیور قدوس کی قسم کھاکر کہتا ہون کہ اس گھڑی نے میرا ایمان حضور اقدس کی نسبت اور بھی زیادہ کردیا۔ آپ نے برابر چھ گھنٹے کامل تقریر فرمائی۔ بولتے وقت جیبی گھڑی دیکھلی تھی اور جب آپ نے تقریر ختم کی جب بھی دیکھی پورے چھ ہوئے ایک منٹ کا فرق بھی نہ تھا۔ اتنی مدت تک ایک مضمون کو بیان کرنا اور مسلسل بیان کرنا ایک خرق عادت تھا اس سارے مضمون مین آپ نے رسول کریم علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کے محامد و فضائل اور اپنی غلامی اور کفش برادری کی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور جناب **شیخین علیہما السلام** کے فضائل مذکور فرمائے اور فرمایا کہ میرے لئے یہ کافی فخر ہے کہ مین ان لوگون کا مداح اور خاک پا ہون جو جزئی فضیلت خدا تعالےٰ نے اُنھین بخشی ہے وہ قیامت تک کوئی اور شخص پا نہین سکتا۔ کب دوبارہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا مین پیدا ہون اور پھر کسیکو ایسی خدمت کا موقع ملے جو جناب شیخین علیہما السلام کو ملا ہے

افسوس ہمی اس وقت ہے نہ تو شیخ یعقوب علی صاحب تھے جو اس تقریر کو قلمبند کرتے اور نہ مجھے اتنی استطاعت تھی کہ مین ہی لکھ لیتا۔

غرض محبت کے جوش مین ہمیشہ اپنی زبان و دل کو شریعت حقہ کے تصرف و حکم کے نیچے رکھنا چاہئے مین بڑے افسوس سے بعض خطوط مین پڑھتا اور بعض وسائط سے سنتا ہون کہ ہمارے بھائیون مین کسی کسی بات پر آپس مین تکرار ہو جایا کرتی ہے۔ کوئی دل آزار بات ہمین اتنا دُکھ نہین دیسکتی گوئی گالی کوئی تکفیر و تفسیق کا فتوے ایک پرکاہ کی برابر بھی ہماری توجہ کو کھینچ نہین سکتا۔ جتنی یہ بات دل کو ایذا پہنچاتی ہے کہ ہمارے بھائی کسی بات پر آپس مین جھگڑین اور خدا کا فرستادہ اُن مین موجود ہو۔

یاد رکھو امام کی ضرورت ایک وحدت کی روح پھونکنے کے لئے ہی تو ہے جو قوم بننے اور قومی ترقیات کی جان ہے۔ اور ہم جہان ضرورت امام کے دلائل اس زمانہ کے فرزندون کے آگے پیش کرتے ہین۔ منجملہ اور دلائل کے بڑی دلیل یہی دیا کرتے ہین کہ اس وقت اسلامی قومون اور فرقون کا تفرق و تشعب جسنے قوم کو ذلیل کردیا ہے چاہتا ہے کہ ایک ایسی زبردست "قوت ان پر وحدت ارادی کی حکومت کرے" والی ہو جسکے حکم ہونے پر سب کے سب راضی ہو جائین اور پھر لازماً اسی طرح ترقی کرین جسطرح آغاز مین کی تھی۔ تو پھر کیسے رنج کی بات ہے اگر بعض لوگ اس پاک سلسلہ کے اغراض و مقاصد سے ناواقفیت کی وجہ سے یا اور اغراض نفسانیہ کے سبب سے جاہلیت کی گنڈیان ہلائین۔ اسپر مین زیادہ لکھنا نہین چاہتا۔ حضرت اقدس حکم عدل کا ایک صحیفہ گرامی نقل کردیتا ہون جو آپ نے ایک نزاع کے فیصلہ کے لئے ارقام فرمایا ہے اور روانہ کرنے سے پہلے مین نے بھائیون کے فائدہ کیلئے حضور اقدس سے لے لیا۔ وہو ہذا المکتوب الیہ اور سمت مقصودہ کو حذف کردیا ہے کہ غرض اصل مطلب سے ہے۔

میرے مصری خط مرقومہ ۳۰ جولائی ۱۸۹۹ء مین جو حضرت اقدس ایدہ اللہ کا الہام لکھا گیا تھا

"پہلے بیہوشی پھر غشی پھر موت"

وہ ...... ہمارے مکرم دوست ڈاکٹر بوڑیخان صاحب اسسٹنٹ سرجن قصور کے وجود مین اواخر جولائی ۱۸۹۹ء کو پورا ہوگیا۔ ڈاکٹر صاحب خدا مغفرت کرے بڑے مخلص بے ریا آدمی تھے۔ تھوڑے دنون مین کہ حضرت امام کی شناخت اُنھین نصیب ہوئی اُنھون نے اتباع سنت نبوی مین نمایان ترقی کی اس سلسلہ عالیہ کی بدولت وہ اسلام کی حقیقت سے واقف ہوئے اس سے قبل اُن کی زندگی اسلام سے پوری بیخبری مین بسر ہوئی۔ مگر چند روز مین خدا تعالیٰ نے اُن پر ایسا فضل کیا اور خلیفۃ اللہ کی عشق مین جان و مال سے اُنھون نے ایسے ثبوت دیے کہ میرا دل یقین ہے کہ انکا بہتون سے اُن کی میزان اعمال زیادہ ثقیل ہوگی جو ایک عمر دراز تک بڑی بڑی ریاضتین کرتے ہین اور بلا کسی اُسوۂ حسنہ کے اقتدا کے مرجاتے ہین۔ حضرت اقدس نے جمعہ کے بعد اُن کا جنازہ پڑھا اور بہت دیر تک اُن کی مغفرت کے لئے دعا مانگی۔ کیا ہی خوش نصیب ہین وہ جو حضرت امام ہمام کے سامنے مرتے اور اس پاک اعتقاد پر اُٹھائے جاتے ہین اور پھر خلیفۃ اللہ اُن پر صلوٰۃ پڑھتا ہے وہ یقیناً فردوس کے وارث ہون گے خدا تعالےٰ فرماتا ہے

اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ

مین اپنی سناتا ہون مجھے تو بڑا ہی رشک ان لوگون کے حال پر آتا ہے۔ اس لئے کہ انکا خاتمہ تو یقیناً اچھا ہوگیا کہ وہ اس ایمان پر دنیا سے اُٹھے اور ہم ابھی زندہ ہین اور ہمارا ایمان امید و بیم مین معلق لٹک رہا ہے

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ + رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ

المیعاد خداوند کریم ہم سب کا خاتمہ اس ایمان پر کرے ۔ آمین

عاجز عبدالکریم سیالکوٹی

اور وہ صحیفہ گرامی حضرت اقدس کا یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

مجبی عزیزی اخویم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عنایت نامہ پہنچا حال یہ ہے کہ اگرچہ عرصہ بیس سال سے متواتر اس عاجز کو جو الہام ہوا ہے اکثر دفعہ ان مین رسول یا نبی کا لفظ آگیا ہے جیساکہ یہ الہام ہوا ۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق اور جیساکہ یہ الہام ہوا جری اللہ فی حلل الانبیاء اور جیساکہ الہام ہوا ۔ * دنیا مین ایک نبی آیا مگر دنیا نے اسکو قبول نکیا ۔ ایسے ہی بہت سے الہام ہین جنمین اس عاجز کی نسبت نبی یا رسول کا لفظ آیا ہی لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور رسالت ہی جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے بلکہ رسول کے لفظ سے صرف اسی قدر مراد ہے کہ خدا تعالے کی طرف سے بھیجا گیا اور نبی کے لفظ سے صرف اسیقدر مراد ہے کہ خدا سے علم پاکر پیشگوئی کرنے والا یا معارف پوشیدہ بتلانے والا سو چونکہ ایسے لفظوں سے جو محض استعارہ کے رنگ مین ہین اسلام مین فتنہ پڑتا ہے اور اسکا نتیجہ سخت بد نکلتا ہے اس لئے اپنی جماعت کی معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات مین یہ لفظ نہین آنے چاہئین اور دلی ایمان سے سمجھنا چاہیئے کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی ہے جیساکہ اللہ تعالے فرماتا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اس آیت کا انکار کرنا یا استخفاف کی نظر سے دیکھنا درحقیقت اسلام سے علیحدہ ہونا ہے جو شخص انکار مین حد سے گذرتا ہی جسطرح کہ وہ ایک خطرناک حالت مین ہے ایسا ہی وہ بھی خطرناک حالت مین ہے جو شیعون کیطرح اعتقاد مین حد سے گذر جاتا ہے ۔ جاننا چاہیئے کہ خدا تعالے نے اپنی تمام نبوتون اور رسالتون کو قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا ہے ۔ اور ہم محض دین اسلام کے خادم بنکر دنیا مین آئے ہین اور دنیا مین بھیجے گئے ہین نہ اس لئے کہ اسلام کو چھوڑکر کوئی اور دین بناوین ہمیشہ شیاطین کی رہزنی سے اپنے تئین بچانا چاہیئے اور اسلام سے سچی محبت رکھنی چاہیئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو بھلانا نہین چاہیئے ہم خادم دین اسلام ہین اور یہی ہمارے ظہور کی علت غائی ہے اور نبی اور رسول کے لفظ استعارہ اور مجاز کے رنگ مین ہین ۔ رسالت لغت عرب مین بھیجے جانیکو کہتے ہین اور نبوت یہ ہے کہ خدا سے علم پاکر پوشیدہ باتون یا پوشیدہ حقایق اور معارف کو بیان کرنا سو اس حد تک مفہوم کو ذہن مین رکھکر دل مین اس کے معنے کے موافق اعتقاد کرنا مذموم نہین ہے مگر چونکہ اسلام کی اصطلاح مین نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہین کہ وہ کامل شریعت لاتے ہین یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہین یا نبی سابق کی امت نہین کہلاتے اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالے سے تعلق رکھتے ہین اس لئے ہوشیار رہنا چاہیئے کہ اس جگہ بھی یہی معنی نہ سمجھ لین ۔ کیونکہ ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہین ہے اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے نہین ہی اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہین ہی اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہین کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکتب ہی سو دین کو بچون کا کھیل بنانا نہین چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمین بجز خادم اسلام ہونے کے اور کوئی دعوے بالمقابل نہین ہے اور جو شخص ہماری طرف اس کے خلاف منسوب کرے وہ ہم پر افترا کرتا ہے ہم اپنے نبی کریم کے ذریعہ سے فیض وبرکات پاتے ہین اور قرآن کے ذریعہ سے ہمین فیض معارف ملتا ہے سو مناسب ہے کہ کوئی شخص اس ہدایت کے برخلاف کچھ بھی دل مین نہ رکھے ۔ ورنہ وہی خدا تعالے کے نزدیک اس کا جوابدہ ہوگا ۔ اگر ہم اسلام کے خادم نہین ہین تو ہمارا سب کاروبار عبث اور مردود اور قابل مواخذہ ہے زیادہ خیریت ہی والسلام

مورخہ ۷ر اگست ۱۸۹۹ء

* نوٹ ایک قرارت اس الہام مین یہ بھی ہے کہ دنیا مین ایک نذیر آیا ۔ اور یہی قرارت براہین مین درج ہی اور فتنہ سے بچنے کے لئے یہ دوسری قرارت درج نہین کی گئی " منہ

امام اعظم رضہ کا
عہدہ قضا منظور کرنے سے انکار

خلیفہ منصور نے امام اعظم ابوحنیفہ کو طلب کرکے ان کے لئے قضا کا عہدہ تجویز کیا ۔ امام صاحب نے صاف انکار کیا ۔ اور کہا کہ مین اسکی قابلیت نہین رکھتا منصور نے کہ جسکو امام صاحب سے پہلے بھی کسی وجہ سے ناراضگی تھی خفا ہوکر کہا کہ تم جھوٹے ہو امام صاحب نے کہا کہ اگر مین جھوٹا ہون تو یہ دعوی ضرور سچا ہی کہ مین عہدہ قضا کے قابل نہین کیونکہ جھوٹا شخص قاضی مقرر نہین ہوسکتا یہ تو ایک منطقی لطیفہ تھا لیکن دراصل وہ ایسے محتاط تھے کہ قضا کی ذمہ واری نہین اٹھا سکتے تھے مگر منصور نہ مانا اور اس نے اصرار کیا امام صاحب اپنے انکار پر قائم رہے خلیفہ نے انھین قید کیا اور اسی قید مین قید ہستی سے رہا ہوگئے

مولانا بالفضل اولٰنا حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کا خط

خاکسار نور الدین اللّٰہم اجعلہ کاسمہ آمین بخدمت حافظ محمد یوسف صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ گذارش پرواز ہے۔

جناب کو معلوم ہے کہ جناب واحد احد کی یکتا ذات پاک وحدۃ کو کیسی پسند فرماتے ہیں۔ ہمارے سردار و مولے افضل الرسل خاتم النبیین پر احسانات کا اظہار فرماتے فرماتے ارشاد کرتا ہے

لٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ

اور اس کے بالمقابل اختلاف پر اپنا سخط یوں ظاہر فرمایا۔

وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْہَبَ رِیْحُکُمْ

جناب حافظ صاحب صرف مطاعن سے کام لینا کوئی پسندیدہ امر اور مقصود تک پہنچانے والی بات نہیں۔ پہلی خلیفہ فی الارض حضرت ابو البشر آدم صفی اللہ صلوات و سلامہ پر خود ملائکہ نے مطاعن سے کام لیا مگر کیا فائدہ اٹھایا یہ قصہ سورہ بقرہ میں جو فاتحہ کی اعظم ترین تفسیر ہے بڑی عبرۃ کے لئے درج ہوا ہے غور کرو۔

مامور من اللہ پر دو قسم کے معترض اعتراض کرتے ہیں ایک طرف ملائکہ اور دوسری طرف ابلیس پس ہم کسی اچھے یا بری معترض کے باعث ایک مامور امام کو کیوں چھوڑ سکتے ہیں۔

حضرت موسی صاحب الشریعہ پر بھی ایک فلسفی بادشاہ اعتراض کرتا ہے جیسے بیان ہوا **ہُوَ مَہِیْنٌ وَّلَا یَکَادُ یُبِیْنُ** **لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَیْہِ اَسْوِرَۃٌ مِّنْ ذَہَبٍ**

تمام شیعہ اور خوارج صرف مطاعن سے کام لیکر شیخین ابو بکر و عمر رضوان اللہ علیہما اور ختنین علی و عثمان رضی اللہ عنہما کی خلافتوں سے انکار کر گئے ہمارے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ اگر ہم تواضع و انکسار و توبہ و استغفار کے بعد تھوڑی سی غور کریں۔ کیونکہ۔

اوّل تو پہلے انبیاء و رسل اور تمام راستبازوں کی تعلیمیں ہمارے پاس ہیں ان کے ساتھ **نئے مامور من اللہ** کی تعلیم ملالیں

دوّم عقل کا معیار پاس ہے عقل سے تول لیں کیونکہ **افلا تعقلون** سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ نعمت بیکار نہیں۔

سوّم وجدان و فطرۃ صحیحہ اگر وہم اور غضب سے اسے نہ دبایا جائے اور اسے بیکار نہ چھوڑا جائے تو بھی دین قیم کو ظاہر کریگا عمدہ سامان ہے

چہارم تائیدات سماویہ پر نظر کریں کہ آیا اس مدعی کے شامل حال ہیں یا نہیں۔

پنجم۔ نقل کو دیکھیں اور مسلّم الثبوت نقل کو دیکھیں کہ آیا وہ اس مامور من اللہ کی موئد ہے یا نہیں۔

ششم ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ جس مامور من اللہ نے مامور من اللہ ہونیکا دعوے کیا ہے آیا اس کے دعوے کا وقت بھی ہے یا نہیں۔

ہفتم ہمیں مامور کی گزشتہ زندگی کو دیکھنا چاہیئے کہ کیسے گزری۔

ہشتم جس کام کے لئے مامور مقرر ہوا ہے آیا اس میں لیاقت بھی اس کام کرنے کی ہے یا نہیں۔

نہم مامور کی قوت نظریہ علمیہ اور قوت عملیہ کیسی قوی ہے۔

دہم آیا کوئی ممتاز قوم تیار کر سکتا ہے یا نہیں۔

تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ۔

اب میں پوچھتا ہوں کہ جسکو میں نے امام مانا ہے اس میں یہ دانہ از خروار اور قطرہ از انبار علامات موجود ہیں یا نہیں

(۱) پہلی نشانی کے لئے مرزاجی کی تعلیم موجود ہے غور کر لو کوئی امر تعظیم الٰہی یا شفقت علی کافہ انام کے خلاف ہے۔ میں دلیری سے کہونگا اور کہتا ہوں کہ نہیں۔

۲۔ نشانی دعوی ہے کہ عیسی بن مریم فوت ہو چکے۔ دعوی ہے کہ مُردے واپس نہیں آتے۔ کیسی صاف باتیں ہیں جنکو عقل بلا تامل قبول کرتی ہے۔

۳۔ نشانی اُنیس سو برس سے ایک مفقود الخبر انسان کیا زندہ رہ سکتا ہے۔

(۴) اجتماع کسوف و خسوف ایسے رنگ میں ہوا کہ عقل حیران ہو جاتی ہے۔ عطار اولاد حسب وعدہ ایسی عطا ہوئی کہ باید و شاید۔

۵۔ امر کو غور کرو سورۂ نور میں مولی کریم وعدہ فرماتا ہے۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ۔ کہ تم لوگوں میں مومنو! نیک اعمال والے ایسے خلفاء ہوں گے جیسے پہلے ہوئے۔ اور با جماع اہل حدیث و کتب احادیث عیسی بن مریم کا نزول ثابت ہے۔ جیسے سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم مثل موسی تشریف لائے تھے آپ کی صدی چہاردہم میں مثل عیسی ضروری تھے اور یہ عیسی بن مریم کے نزول کے لئے نقل مفید ہے نہ کسی موسی کے واسطے

۶۔ کسر صلیب کا وقت بھی ہے پس جسکی کامل توجہ کسر صلیب پر مبذول ہے وہی مامور من اللہ ہو سکتا ہے

۷۔ ہمارے مامور اور امام کی گزشتہ زندگی کے واسطے اسکا ہمدرس محمد حسین گواہ حافظ محمد یوسف منشی الٰہی بخش تمام قادیان کے عمائد گواہ ہیں۔ یسنتجی ان یقول

وَقَدْ لَبِثْتُ فِیْکُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِہٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

۸۔ لیاقت کا حال لکھوں تو کیا لکھوں مخالف و موافق نے سلطان القلم مانا ہوا ہے اور اس پر آشوب زمانہ میں جس میں لوگ مادر پدر آزاد ہو رہے۔ ایک عظیم الشان کثیر التعداد سپاہ کا سپہ سالار ہے۔

۹۔ علم و عمل کا کوئی تجربہ کر کے دیکھے با این امراض کیسے نکات اور کسقدر تصنیف کر سکتا ہے قابل غور ہے۔

۱۰- ممتاز قوم کا تیار کرنا- اس کی ممتاز جماعت سے ظاہر ہے-

آریہ- برہمو- سناتن- سکھ- پادری- یہودی صفت ملّان- سجادہ نشین- عوام- خواص- اس کی دشمنی مین کبھی سر توڑ کوششین کر رہے ہین- مقدمات کئے- فتوے لگائے- جھوٹے اتہامات کے لئے ایمان فروشی کی مگر اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کا سچا وعدہ کیسے زور سے جلوہ گر رہا- والحمد ﷲ رب العلمین- مولوی لوگون- فلسفہ دہریہ- وغیرہ وغیرہ کا مباحثہ تو ذرہ بھی مشکل نہین بالکل سہل ہے اور انکا ضرر بھی کوئی معتدبہ ضرر نہین- کیونکہ اس کے باعث جناب الٰہی کی شان مین واقعی کوئی بٹہ نہین لگ سکتا-

الا سردست آپ کی جماعت کچھ ایسا فکر کر رہی ہے کہ اسلام کے نازک سر پر ایک پہاڑ گرا دے اور اسکا سر پھوڑ کر چور کر دے اگرچہ انشاء اللہ اسلام کا حافظ و ناصر السلام نام ذات ہی-

برا ماننے کی بات نہین حافظ صاحب غور کرو کہ ایک طرف مرزا دعوی کرتا ہی کہ مین مامور من اللہ ہون- آپ بھی آجتک اس کی تصدیق کرتے رہے- کم سے کم اگر مفتری و کذاب ہوتا تو آپ لوگ اس سے تعلق نہ رکھتے-

پھر وہ کہتا ہے کہ میرے متبع ہمیشہ تک ہان قیامت تک میرے منکرون پر بڑھے چڑھے رہین گے-

مرزا کا دعوی ہے کہ مین امام برحق ہون جو مجھ امام برحق کو نہ مانے گا جاہلیت کی موت مریگا- دوسری طرف منشی الٰہی بخش صاحب کو الہام ہوتے ہین کہ مرزا مسرف کذاب ہی- اور کم سے کم مرزا کی بیعت کو تو آپ بھی ایک لغو امر یقین کرتے ہین جیسے آپ کے فعل سے ظاہر ہے-

پس کیا دونون الہام- مرزا جی کے اور منشی جی کے ایک چشمہ سے نکل سکتے ہین- ہرگز نہین نہین وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا-

آزاد خیال- مخالفان اسلام- بل عامہ موافقان اسلام کو بھی کیسا موقع ہے کہ کہدین- کہ الہام بھی لغو اور بیہودہ چیز ہے کہ ملہم باہم ایسے متخالف ہین حالانکہ الہام الٰہی ہی اختلاف مٹا دینے کا ایک عمدہ ذریعہ ہو سکتا ہے-

حیرت ہے کہ ایک طرف تو خدا کہی کہ تو عیسی بن مریم- مہدی- مجدد الوقت ہے اور دوسری طرف کہے کہ نہ فلان شخص تو موسی و عیسی برگزیدہ وہ دوسرا عیسی مفتری و کذاب ہے-

اب بتائیے کہ کس معیار سے ہم دو تو تمیز تفرقہ کرین- حافظ صاحب غور کرو اور سوچو اور تامل سے کام لو-

آپ کی بعض تحریرون سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ مرزا خاموش ہوجاکر حتی کہ محمد حسین سے صلح کرے- دعاوی ترک کر دے- مگر فرمائے کہ جسکو الہام ہوتے ہون کہ تو مہدی ہے- مجدد ہے- عیسی بن مریم ہے- تو دعوی کر- دعوت مین ہوشیار ہو جا- تو کامیاب ہوگا- وہ آپ کے کہنے پر کیونکر خاموشی اختیار کرے اور امام ہوکر آپکا کیونکر ماتحت ہو-

اَلْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْن کا پاک جملہ اور تائیدات الٰہیہ کا مقدس سلسلہ یقین دلاتا ہی کہ فیصلہ ہوکر رہیگا-

مگر انسان کو سعی کرنا لابد ہے اور سنت اللہ کے مطابق ہے اس لئے عرض ہے کہ جناب کوئی موقع وہ جسمین مین اور آپ ملین تو اس معاملہ پر روبرو کچھ گفتگو کی جاوے-

یہ ایک خطرناک مصیبت ہی کہ دو آدمیونکو متخالف الہام ہوتے ہین اور دونون منجانب اللہ ہون-

اگر منشی الٰہی بخش صاحب کچھ ارقام فرماتے ہین تو آپ جانتے ہین کہ مرزا جی لکھنے مین بے نظیر شجاع ہین- بلکہ وہ تحریر کو اپنے لئے ایک تائید الٰہی اور کرامت و معجزہ یقین کرتے ہین وَالْاَمْرُ حَقٌّ-

حافظ صاحب ہماری جماعت مین بھی بہت سارے ملہم ہین- اگر صرف الٰہی الہام عام اشخاص کا خلفاء اللہ کو خلافت امامت مہدویت سے بیکار کر سکتا ہے تو تمام انبیاء و رسل اور آئمہ مہدیین کی خلافت باطل ہو سکتی ہے- مجھو آپ کی حق پسند طبیعت اور مصالحت کی خواہش کرنے والی آپکی ارادت نے یہ خط لکھوایا ہی-

آپ اس معاملہ مین بہت غور کرکے کوئی جگہ اور کوئی وقت مقرر فرماوین جہان مین اور آپ مل سکین-

شاید حضرت حق سبحانہ و تعالے کوئی عمدہ سبیل نکالدے- صرف آدمی کو اسی واسطے روانہ کیا ہے- آپ از راہ کرم بہت تامل کے بعد جواب دین- اور بعد از ملاقات کم سے آپ انتظاری کرلین- کہ

اوّل کہ تائیدات الٰہیہ کھلے طور سے اور کامل زور سے کس کے ساتھ ہین-

دوّم برس چھ مہینے مخالفت چھوڑ کر آپ لوگ خاموش ہو رہین اور دیکھین کیا جلوہ گری ہوتی ہے-

سوم انتظار فرماوین کہ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ- کا نشان دیکھنے والے کیلئے کس طرح پر ظہور فرماتا ہی- یا گزشتہ نشانون سے مقابلہ کرین کہ کھلے طور پر اور زور سے کس کی تائید ہوئی- اور دوسری بات مین انتظار کیا جاوے کہ آئندہ برس یا چھ ماہ تک تائیدات الٰہیہ کس کے شامل حال رہتے ہین-

چہارم بات یہ ہے کہ دیکھا جاوے کہ کس کا وجود اپنی بقا سے مفید ہے اور کس کا وجود نکما اور بیکار ہوکر دنیا کے لئے برکت کا موجب نہین ہوتا ہے-

ضروری یادداشت

معزز ناظرین! یہ وہ خط ہے جسپر لاہوری ملہم پارٹی نے حضرت مولانا صاحب کو اس خط لکھنے کی ضرورت محسوس کرائی جو گذشتہ نمبر مین شایع ہوا ہی اسی خط سے لاہور کی ملہم پارٹی نے یہ نتیجہ نکالا کہ گویا ہمارے محسن و مخدوم مولانا نور الدین صاحب نے ان کو حضرت اقدس کے خلاف الہامات شایع کرنے سے بہت روکا ہے- ناظرین خود اندازہ کرین! اور حسب النظیر ان لوگون نے ٹھوکر کھائی ہے اسپر کسی اگلی اشاعت مین انشاء اللہ ایک واضح نوٹ لکھا جاوے گا- - - - ایڈیٹر-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرہم عیسیٰ یا مرہم رُسل یا مرہم حواریین

یہ مرہم نہایت مبارک مرہم ہے جو زخموں اور جراحتوں اور نیز زخموں کے نشان معدوم کرنیکیلئے نہایت ہی نافع ہے
یہ وہ مرہم ہے جو واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے لئے یعنی اُن کے صلیبی زخموں کیواسطے بنائی گئی تھی جبکہ حضرت مسیح صلیب کے بعد حواریوں کو
ملے اور اپنے وہ زخم اُنکو دکھائے جو صلیب پر کھینچے جانے سے آپکے ہاتھوں اور پیروں میں لوہے کی کیل ٹھونکنے سے لگ گئے تھے تو حضرت مسیح کے ان چوٹوں اور زخموں کیلئے یہ مرہم طیار ہوئی
جو برابر چالیس روز تک حضرت مسیح کے صلیبی زخم پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالیٰ نے آپ کو شفا بخشی
اور اس مرہم کا اس تواتر سے طبی کتابوں میں ذکر ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی ڈاکٹر اور کیا یہودی مجوسی طبیب
اور کیا اطبائے اسلام سب نے اس مرہم کو اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس مرہم کے بارہ میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے لئے حواریوں نے اس کو بنایا تھا ✠ چنانچہ ہزار کتاب سے زیادہ میں اس مرہم عیسیٰ کا ذکر مع وجہ تسمیہ درج
ہے اور اس کے عجیب و غریب فوائد کی سب نے شہادت دی ہے اور اسکی اکسیر تاثیر کو تمام طبیبوں نے تسلیم کیا ہے غرض اس مرہم کی تعریفیں اتنی ہی لکھنا کافی ہے کہ
حضرت مسیح تو بیماروں کو اچھا کیا کرتے تھے مگر اس مرہم نے خود حضرت مسیح کو ہی اچھا کیا
یہ مرہم تمام قسم کے زخموں کے لئے نہایت پُر تاثیر دوا ہے۔

اس کے لگانے کے ساتھ ہی زخم کی اصلاح شروع ہو جاتی ہے اور پھر زخم مندمل ہو جاتے ہیں مندرجہ ذیل کے لئے جس قدر مرہم
اور مالش کے تیل آجکل رائج ہیں سب سے بہتر اور زود اثر مفید ہے نہایت احتیاط سے اصل اجزا کو مہیا کرکے اس مرہم کو طیار کیا جاتا ہے۔

طاعون - سرطان کے زخم - خنازیر کے گھاؤ - گلٹیاں - چوٹوں کے زخم - پھنسی -
پھوڑے - گنج - خارش - طرح طرح کی جلدی بیماریاں - ہر قسم کے ناسور - پرانے گندے زخم -
تلی کے ورم - بواسیر کے درد - ہاتھوں کا سردی سے پھٹ جانا - کان سے ریم کا بہنا
جانوروں کا کاٹ لینا - جلجانا - عورتوں کی خطرناک بیماریاں - سرطان رحم وغیرہ وغیرہ

قیمت فی ڈبیہ

عہ — ۱۲/

کارخانہ مرہم عیسیٰ

حکیم محمد حسین لاہور بھاٹی دروازہ سے

طلب کرو